محمد یونس بخاری — مخدومہ سیدہ ام الاحرار (۱) رحمۃ اللہ علیہا کے سانحہ وفات پر ارتجالاً

# وہ ایک سایہ

وہ ایک سایہ سسکتی رت میں جو اک مہکتا گلاب بھی تھا
مرے قبیلے کے شجر رحمت کی ٹہنیوں کا حساب بھی تھا
وہ میرے زخموں کا سبز مرہم، پئے کرم لاجواب بھی تھا
وہ تپتے صحرائے زندگانی میں برکتوں کا سحاب بھی تھا
محبتوں، رحمتوں، رفعتوں، شفقتوں کا گھنیرا سایہ
وہ میرے کنبے کی عظمتوں کا امین صادق
گئی رتوں کی مسافتوں کا نشانِ خوشتر!!
وہ عظمتوں کا نقیب بھی تھا حلیف بھی تھا رفیق بھی تھا
مرے نصیبے کی کج روی سے وہ سایہ مجھ سے بچھڑ گیا ہے
مرا دیار نگاہ و دل یوں اجڑ گیا ہے
کہ اسکی فرقت میں دیدہ و دل لہو لہو ہیں
میں اس کو ڈھونڈوں، اسی کو چاہوں!
اسکا ہر دم خیال رکھوں کہ جس سے محروم ہو گیا ہوں
مگر میں نازاں ہوں اس شجر پر کہ جس کا سایہ
مسافتوں میں، تھکاوٹوں میں مشقتوں اور کلفتوں میں بھی
ولولوں، حوصلوں، اور جرأتوں کی حسین خیرات بانٹتا تھا
وہ عدم آباد کا مسافر جو اپنے مالک کے حکم حق سے
عظیم منزل کو پا چکا ہے۔
وہ شفقتوں کا، وہ رحمتوں کا عظیم و برتر گھنیرا سایہ
میں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آ رہا ہوں لوگو!
وہ پرسکوں ہے، وہ مطمئن ہے سبھوں سے بڑھ کر
کہ جس سکوں کو یہ ساری دنیا ہمیشہ ترسے مگر نہ پائے
وہ ساری محتاجیوں سے آزاد مر کے زندہ!
ہمیشہ زندہ ہے بس امر ہے
وہ ایک سایہ عظیم سایہ وہ برکتوں کا گھنیرا سایہ
عظیم خلد آشیانی ماں کا عظیم سایہ
جو برکتوں کا سحاب بھی ہے پئے کرم لاجواب بھی ہے

۱۱ جون ۱۹۹۱ء

----------